"اب تو بولو۔۔۔اشرف دجالی کی دعوتِ گستاخی"

مخلد شعیری کہتے ہیں کہ میں حافظ عبد الرزاق بن ھمام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر چھیڑا۔ اس کی بات سنتے ہیں حافظ عبد الرزاق بن ہمام نے کہا:

لاَ تُقَذِّرْ مَجْلِسَنَا بِذِكْرِ وَلَدِ أَبِي سُفْيَانَ

ابو سفیان کے بچے کا ذکر کر کے ہماری مجلس کو گندہ نہ کرو۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی 3/107، سیر اعلام النبلاء 9/570، میزان الاعتدال 2/610)

سوال یہ ہے کہ:

کیا حافظ عبد الرزاق کے اس جملے کو دلیل بناتے ہوئے لوگوں کو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں ایسا بولنے کی چھوٹ دی جاسکتی ہے؟

حافظ عبد الرزاق امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین جیسے عظیم محدثین کے شیخ ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم کے دادا شیخ شمار ہوتے ہیں۔ صحاح ستہ میں سے ہر کتاب میں حافظ عبد الرزاق کی ان گنت مرویات موجود ہیں۔ اگر بات محض قائل کی جلالت کی کی جائے تو کیا حافظ عبد الرزاق جیسی شخصیت کی اس بات کو حجت بنا کر اس عمل کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

عبید اللہ بن موسی کو دیکھیں۔ معاویہ بن صالح اشعری ان کے پاس آئے تو عبید اللہ نے

پوچھا:
آپ کا نام؟
بتایا: معاویہ۔
عبید اللہ نے کہا: اللہ کی قسم نہ تو میں آپ کو حدیث سناؤں گا اور نہ ان لوگوں کو سناؤں گا جن کے بیچ تم موجود رہو گے۔
عبید اللہ بن موسی کی حالت یہ تھی کہ معاویہ نام کے آدمی کو اپنے گھر میں داخلے کی اجازت نہ دیا کرتے تھے۔
(سیر اعلام النبلاء 8/218)

پوچھنا یہ ہے کہ:

کیا عبید اللہ بن موسی کے اس عمل کو حجت بنا کر "معاویہ" نام کی شخصیات کی بے توقیری کی اجازت دی جا سکتی ہے؟
اگر بات عبید اللہ بن موسی تک کی ہوتی تو اس کی شخصیت کو رد بھی کر دیا جاتا۔ لیکن ابنِ مندہ کا کہنا ہے کہ:
امام احمد بن حنبل لوگوں کو عبید اللہ بن موسی کی راہ دکھایا کرتے تھے۔
(سیر اعلام النبلاء 8/218)
ایک طرف عبید اللہ بن موسی کی "معاویہ" نام سے نفرت کا عالم یہ ہے کہ:
نہ تو معاویہ نام کے آدمی کو گھر میں داخل ہونے دیتے اور نہ ہی اسے حدیث سناتے۔ بلکہ

جس مجلس میں معاویہ نام کا شخص بیٹھ جائے اس مجلس میں ہی حدیث بیان نہ کرتے۔

اور دوسری طرف امام احمد بن حنبل کو دیکھیے کہ لوگوں کو عبید اللہ بن موسی پر رہنمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

تو کیا ان دونوں باتوں کو جوڑ کر معاویہ نام کی بے توقیری کی سند بنائی جا سکتی ہے؟

امام بخاری کو دیکھیے۔ صحابیٔ رسول حضرت ہند بن ابی ہالہ جو وصافِ رسول ﷺ ہیں۔

امام بخاری نے انہیں "ضعفاء" میں شمار کر ڈالا۔

(الضعفاء الصغیر ص138)

انہی امام بخاری نے اور پھر آپ ہی کے حوالے سے عقیلی نے "سید التابعین جنابِ اویس قرنی" کو بھی ضعفاء سے گردانا۔

(التاریخ الکبیر للبخاری 2/55، الضعفاء الکبیر للعقیلی 1/135)

عبد الرحمن بن عدیس ابو محمد البلوی صحابیٔ رسول اور اصحابِ بیعتِ رضوان سے ہیں۔

لیکن ان کے بارے میں محمد بن یحیی ذہلی کہا کرتے تھے:

لَا يحلّ أن يُحدّث عنه بشيء، هو رأس الفتنة

ان سے کوئی حدیث بیان کرنا حلال نہیں۔ وہ فتنہ کی جڑ تھے۔

(تاریخ الاسلام 3/532)

پوچھنا یہ ہے کہ:

کیا علماء و محدثین کے اس قسم کے امور کو حجت بناتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور تابعین کی بے ادبیوں کا دروازہ کھولا جا سکتا ہے؟

کیاہر کس وناکس کو اجازت دی جاسکتی ہے کہ ان امور کو سامنے رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے جیسی چاہیں زبان استعمال کریں؟

بطونِ کتب میں اس قسم کے ان گنت مثالیں موجود ہیں۔ اگر انہیں جمع کیا جائے تو کئی مجلدات بن سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ علماء ومحدثین کے اس قسم کے جملے شرع شریف کے طے شدہ اصولوں سے متصادم ہیں، لہذا ان تفردات کی وجہ سے اصولوں کو نہیں چھوڑا جاتا۔ بلکہ اصولوں ہی کی اتباع کی جاتی ہے اور اس قسم کے جملوں کی جہاں تک ہو سکے تاویل کی جاتی ہے۔ اور اگر تاویل ممکن نہ ہو تو ایسے جملے بولنے والے علماء ومحدثین کے تفردات سمجھ کر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے اور ان کی پیروی نہیں کی جاتی۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ

خود رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، جیسا کہ جنابِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت کیا، فرمایا:

ليس أحد إلا يؤخذ من قوله ويدع غير النبي صلى الله عليه وسلم

یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کے علاوہ ہر کسی کی بات ماخوذ ومردود ہو سکتی ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 11941، مجمع الزوائد 840 وقال: رجالہ موثقون)

اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے اہلِ علم ناواقف ہوں۔

لیکن ملکِ پاکستان میں ایک ایسا جاہل بھی ہے جسے اس کے اجاہل معتقدین "امام" گردانتے ہیں اور بے شک وہ امام ہے لیکن "امام من ائمۃ الجہل" ، "امام من ائمۃ

الضلالۃ" ، "امام من ائمۃ المکر" ، "امام من ائمۃ الدجل" ان تمام امور میں یقیناوہ درجۂ امامت پہ فائز ہے۔

سال 2020ء میں جگر گوشۂ رسول ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہوا۔ اہلِ علم کے سمجھانے پر باز نہ آیا اور اپنی گمراہی میں اتنا بڑھا کہ اپنے ہر مخالف کو رافضی گردانے لگ گیا۔

اس دجال کے بقول:

- ❖ اہلیانِ اجمیر شریف رافضی۔
- ❖ نبیرۂ اعلیحضرت سبحانی میاں رافضی۔
- ❖ پیرانِ گولڑہ شریف رافضی۔
- ❖ خاندانِ محدث علی پوری رافضی۔
- ❖ محدثِ اعظم پاکستان کے صاحبزادگان رافضی۔
- ❖ اہلیانِ مارہرہ مطہرہ رافضی۔
- ❖ اربابِ کچھوچھہ شریف رافضی۔
- ❖ خانوادۂ غزالئ زماں رافضی۔
- ❖ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کے تمام متعلقین رافضی۔
- ❖ خانوادۂ حافظ الحدیث رافضی۔
- ❖ اربابِ پاکپتن شریف رافضی۔
- ❖ ملکِ پاکستان کے تمام تر ساداتِ کرام رافضی۔

کس کس کو گنا جائے؟اس گستاخ کی گستاخی ایسی ناپاک ثابت ہوئی کہ چند ادھ پڑھے نوجوانوں کے علاوہ پورا ملکِ پاکستان رافضی ہو چکا ہے۔

اور وہ امامِ ضلالت اپنی گمراہی میں آگے ہی بڑھتا جارہا ہے۔

ابھی پرسوں ہی اس نے:

"امام بندیالوی کی طرف سے ان کے تلامذہ کو دعوتِ فکر"

کے عنوان سے ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔اس پوسٹر کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ:

بڑوں کی طرف خطا کی نسبت کو بے ادبی کیوں سمجھتے ہو؟؟؟

جی ہاں!

تحریر کے آخر میں اس دجال صفت انسان کا شائع کردہ پوسٹر موجود ہے۔ قارئینِ کرام اسے خود ملاحظہ کرسکتے ہیں۔وہ شخص اس پوسٹر کے ذریعے علماء کو "دعوتِ فکر" دیناچاہ رہاہے کہ:

بڑوں کی جانب خطا کی نسبت کو بے ادبی کیوں سمجھتے ہو؟؟؟

صحابہ کی جانب خطا کی نسبت کو برا کیوں جانتے ہو؟؟؟

اہلبیت کی طرف غلطی کی نسبت کو سوءِ ادب کیوں شمار کرتے ہو؟؟؟

انبیاءِ کرام کی طرف خطا کی نسبت کو ناجائز کیوں کہا جاتا ہے؟؟؟

وہ دجالِ دوراں، گستاخِ انبیاء ورسل "گستاخی" کی دعوت دے رہا ہے۔۔۔!!!

پوسٹر کے عنوان میں اس نے صاف لکھا: **"اب تو بولو"**

پوسٹر کا مضمون ملک المدرسین استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی کی جانب منسوب کتاب "سیف العطا" سے لیا گیا۔ اس عبارت میں صاف لکھا ہے:

" آدم علیہ السلام کو خاص درخت کا میوہ کھانے سے منع فرمایا گیا۔ لیکن شیطان نے ان کو پھسلایا اور انہوں نے میوہ کھا لیا۔ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہو گئی۔" لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

خطا اجتہادی نہیں۔۔۔۔ مطلق خطا۔۔۔!!!

ناظرینِ کرام!

توجہ کیجیے گا۔۔۔!!!

خطا اجتہادی نہیں۔۔۔۔ مطلق خطا۔۔۔!!!

ڈیڑھ سال پہلے اس دجال نے سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی جانب "مطلق خطا" ہی کی نسبت کی تھی۔ لیکن دجال تو وہ ہوتا ہی نہیں جو دجل وفریب سے کام نہ لے۔ پس جب اس کا مؤاخذہ ہوا تو وہ اپنے خمیر میں پنہاں دجل وفریب کو چنگاری دیتے ہوئے ایک نیا دھوکا دینے میں مصروف ہو گیا کہ اس نے "مطلق خطا" کی نہیں بلکہ "خطائے اجتہادی" کی نسبت کی تھی۔ حالانکہ یہ صاف اور صریح جھوٹ ہے۔ لیکن اس شخص سے کسی قسم کا جھوٹ بھی بعید نہیں۔

اور اب وہ پچھلی گستاخی کے ڈیڑھ سال بعد حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی جانب "خطائے اجتہادی" کی نہیں، مطلق خطا کی نسبت کر رہا ہے۔۔۔!!!

یعنی پہلے جگر گوشۂ رسول ﷺ کی جانب مطلق خطا کی نسبت کی تھی اور اب یہ بد بخت اتنا بڑھ چکا ہے کہ اللہ کے نبی حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوہ والسلام کی طرف بغیر کسی قید کے مطلقا "خطا" کی نسبت کرنے پہ اتر آیا ہے۔

ناظرینِ کرام!

جس انداز میں یہ گستاخیوں کے باب میں ظُلُمَاتٌ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ کے اندر گھستا چلا جا رہا ہے، کچھ بعید نہیں کہ کل کو صاف صاف رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کی جانب بھی کسی قبیح امر کی نسبت کر بیٹھے اور اس کے عینِ ایمان ہونے کا دعوی بھی کر دے۔

بہر حال:

پوسٹر کے ذریعے یہ دجال صفت انسان جس گناہ کی دعوت دے رہا ہے اس کی سنگینی کے بارے میں علماءِ امت نے بہت کچھ لکھا۔ ہم طوالت سے بچنے کے لیے فتاوی رضویہ سے فقط ایک حوالہ ہدیۂ قارئین کرنا چاہیں گے۔ فتاوی رضویہ میں ہے:

تنبیہ مہم: یہ کہ ہم نے سلسلہ کلام میں اوپر ذکر کیا کہ:

غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت حرام ہے۔ ائمہ دین نے اس کی تصریح فرمائی بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اسے کفر بتایا۔

مولٰی کو شایان ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے تعبیر فرمائے فرمائے۔ **دوسرا کہے تو اس کی زبان گُدّی کے پیچھے سے کھینچی جائے۔** ملخصا

المثل الاعلیٰ بلا تشبیہ یوں خیال کرو کہ:

زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اس کی کسی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے ادب دینے جزم وعزم واحتیاط اتم سکھانے کیلئے مثلاً بیہودہ نالائق احمق وغیرہا الفاظ سے تعبیر کیا۔ باپ کو اس کا اختیار تھا، اب کیا عمرو کا بیٹا بکر یا غلام خالد انہیں الفاظ کو سند بنا کر اپنے باپ اور آقا عمرو کو یہ الفاظ کہہ سکتا ہے؟

حاشا اگر کہے گا سخت گستاخ ومردود ناسزاو مستحق عذاب وتعزیر وسزا ہو گا۔

جب یہاں یہ حالت ہے تو اللہ عزوجل کی ریس کرکے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں ایسے لفظ کا بکنے والا کیونکر سخت شدید ومدید عذابِ جہنم وغضب الٰہی کا مستحق نہ ہو گا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام عبداللہ قرطبی تفسیر میں زیر قولہٖ تعالیٰ

وطفقا یخصفان علیھما من ورق الجنۃ

(اور آدم وحوا اپنے جسم پر جنت کے پتے چپکانے لگے۔ت)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال القاضی ابو بکر بن العربی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ لایجوز لاحدمنا الیوم لا یخبر بذلک عن اٰدم علیہ الصّلاۃ والسّلام الا اذا ذکرناہ فی اثنأ قولہ تعالی عنہ اوقول نبیہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فاما ان نبتدئ ذالک من قبل انفسنا فلیس بجائزلنا فی ابائھا الاَدَنین الینا المما ثلین لنا فکیف بابین الاقدم الاعظم الاکبر النبی المقدم صلی

اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین

قاضی ابو بکرابن العربی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ: آج ہم میں سے کسی کے لئے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق یہ کہنا جائز نہیں مگر صرف اس صورت میں کہ اسے باری تعالٰی کے کلام یا اس کے نبی کے کلام کے اثناء میں ذکر کریں۔ اسے ابتداءً اپنی طرف سے بتانا تو ہمارے لئے اپنے ان قریبی آباء کے حق میں بھی جائز نہیں جو ہماری ہی طرح ہیں پھر ان کے حق میں کیوں کر روا ہو گا جو ہمارے سب سے پہلے باپ ہیں جو بڑی عظمت و بزرگی والے اور سب سے پہلے نبی بھی ہیں، ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین پر خدائے برتر کا درود سلام ہو۔ (ت)

امام ابو عبداللہ محمد بن عبدری ابن الحاج مدخل میں فرماتے ہیں:

قد قال علما ؤ نا رحمہم اللّٰہ تعالٰی :

ان من قال عن نبی من الانبیاء علیهم الصّلاة والسلام فی غیر التلاوة والحدیث انه عصٰی اوخالف فقد کفر نعوذ باللّٰه من ذلک

ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ:

جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نبی کے بھی بارے میں غیر تلاوت وحدیث میں یہ کہے کہ انہوں نے نافرمانی یا خلاف ورزی کی تو وہ کافر ہے۔

اس سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ (ت)

ایسے امور میں سخت احتیاط فرض ہے اللہ تعالی اپنے محبوبوں کا حسن ادب عطا فرمائے۔

آمین وصلی اللّٰہ تعالی علی سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم واللّٰہ سبحنہ وتعالی اعلم

(فتاوی رضویہ جلد1 ص1120،1121)

قارئین سے سوال:

اس مقام پہ میں فتاوی رضویہ کو ماننے والوں سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ:

اشرف لاہوری نے سیدنا آدم علی نبیناوعلیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ذکر کیا:

"اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہو گئی۔"

کیا یہ تلاوتِ قرآن کے دوران پڑھا؟ یا قراءتِ حدیث کے درمیان آیا؟

اگر ان دو مقامات کے علاوہ ہے اور یقیناان کے علاوہ ہی ہے تو امام احمد رضا خان کے فتوی کے مطابق:

ایسا کہنا بعض علماء کی رائے کے مطابق کفر ہے ، جبکہ باقیوں کے نزدیک حرام ہے۔۔۔۔!!!

اور یہ ناہنجار فقط اس بات کو ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ اس کی دعوت دے رہا ہے۔ جیسا کہ پوسٹر کے عنوان سے ظاہر ہے:

"اب تو بولو"

سادہ لفظوں میں کہا جائے تو:

وہ ناہنجار اب "کفر" یا کم از کم "حرام" کی دعوت دے رہا ہے۔۔۔!!!

علمائے بریلی کو دعوتِ فکر:

اور میں یہاں بریلی شریف کا نام لے کر امام احمد رضا خان کی فکر کے مخالف فتوے دینے والوں کو بھی دعوتِ فکر دینا چاہوں گا۔ جیسا کہ ماضی قریب میں انہوں نے ایک فرضی سوال نامہ کے سوال نمبر 07 اور 08 کے معاملے میں سخت بے احتیاطی سے کام لیا۔

بریلی شریف کی عظمت امام احمد رضا اور ان کے خانوادہ کے ان لوگوں کی وجہ سے ہے جو فکرِ رضا پہ قائم رہے اور قائم ہیں، اگر فکرِ رضا سے روگردانی کریں تو ہماری نگاہوں میں ان کی کوئی امتیازی حیثیت نہیں۔

اور اس فرضی سوال نامے کے جواب میں جہاں ان حضرات نے دیگر ان گنت بے احتیاطیوں سے کام لیا ہے وہیں خاص اس مسئلہ میں بھی فکرِ رضا سے کھلی بغاوت کی ہے۔

فکرِ رضا تو سطورِ بالا میں واضح ہو چکی کہ:

غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت حرام بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اسے کفر بتایا۔

جبکہ بریلی شریف کے تازہ مفتیوں سے سوال میں باقاعدہ سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا نام لے کر آپ کی جانب "خطا" کی نسبت کی گئی اور ان مفتیانِ کرام نے جواب میں بجائے سائل کو متنبہ کرنے کے اس کی تصویب کی اور اس پہ دلائل مہیا کیے۔

کیا یہی فکرِ رضا ہے؟

اشرف دجالی تو ایک عرصے سے اہلِ اسلام کو دھوکا دے رہا ہے۔ جون 2020ء میں اس

بد بخت نے باقاعدہ کنونشن کیا جس میں انبیائے کرام علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے خطائیں گنوائیں اور اس سلسلے میں ایک مشترکہ اعلامیہ بھی جاری کیا۔۔۔ لیکن سوال یہ ہے کہ بریلی والے فکرِ رضا کو کیوں بھول گئے ہیں ؟؟؟

امام احمد رضا کا فتوی سطورِ بالا میں درج ہوا۔ لیکن امام احمد رضا کے ادب کا عالم یہ ہے کہ تجلی الیقین میں حدیث:

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ

کو ذکر کیا تو ازراہِ ادب اس جملہ کا ترجمہ بھی نہ فرمایا۔ حالانکہ فتوی کی حد تک تلاوتِ قرآن اور بیانِ حدیث میں اس کا ذکر جائز ہے۔ مگر امام احمد رضا خان وہ امامِ ادب تھے کہ جب اس جملے کا ترجمہ لازم نہیں تھا، آپ نے فرطِ ادب میں اسے جوں کا توں رہنے دیا۔

لیکن افسوس ہے فکرِ رضا کے نام نہاد ٹھیکیداروں پر اور اس سے بھی بڑھ کر افسوس ہے بریلی شریف میں بیٹھے مفتیانِ کرام پر۔۔۔

سائل اسی جملہ کو لے کر ان مفتیان سے سوال کر رہا ہے اور وہ لوگ فکرِ رضا سے اس قدر غافل ہو چکے ہیں کہ سائل کو امامِ اہلسنت کا فتوی بتانے اور فرطِ ادب سکھانے کے بجائے اس کی تائید و تصویب کر رہے ہیں۔ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

تنبیہ: واضح رہے کہ فتاوی رضویہ جدید میں مترجمین نے اس جملہ کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن وہ مترجمین کی جانب سے ہے، امام احمد رضا خان کی جانب سے نہیں۔ اور اس بات

کے شواہد ہم نے اپنی کتاب "تنزیہ مکانۃ الزہراء عن وصمۃ الخطاء" کے صفحہ 224، 225، 226 پہ پیش کیے ہیں۔

عذرِ لنگ:

رہی بات کہ دجالی تو محض ناقل ہے، لہذا اس پر کونسا اعتراض؟ اعتراض تو ملک المدرسین علامہ عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی پہ ہونا چاہیے۔۔۔!!!

تو ہم کہیں گے کہ:

اگر کوئی شخص ایسا ہی پوسٹر بنوائے جیسا اشرف دجالی نے بنوایا۔ اور اس پہ عنوان دے:

حافظ عبد الرزاق بن ہمام کی طرف سے ان کی روایات کو معتبر ماننے والوں کو دعوتِ فکر (اب تو بولو)

اور سطورِ بالا میں حافظ عبد الرزاق بن ہمام کی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں مذکور رائے تحریر کر کے اس کی اشاعت کر دے۔

کیا ایسے شخص کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ:

یہ تو محض ناقل ہے، لہذا اس پر کونسا اعتراض؟ اعتراض تو حافظ عبد الرزاق پہ ہونا چاہیے ؟؟؟

دوسرا آدمی اٹھ کر ایک اور پوسٹر بنوائے اور اس کو عنوان دے:

عبید اللہ بن موسی کی طرف سے اس کی روایات کو معتبر ماننے والوں کو دعوتِ فکر (اب تو بولو)

تیسرا آدمی اٹھ کر ایک اور پوسٹر بنوائے اور لکھوائے:

امام بخاری کی طرف سے انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث ماننے والوں کو دعوتِ فکر (اب تو بولو)

پھر اس پوسٹر میں حضرت ہند بن ابی ہالہ کو ضعیف قرار دے۔ سید التابعین حضرت اویس قرنی کو ضعیف گردانے۔

کیا ایسے شخص کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ:

یہ تو محض ناقل ہے، لہذا اس پر کونسا اعتراض؟ اعتراض تو امام بخاری پہ ہونا چاہیے؟؟؟

چوتھا آدمی پوسٹر بنوائے اور اس میں صحابیٔ رسول عبد الرحمن بن عدیس ابو محمد البلوی کو "فتنہ کی جڑ" قرار دے اور ان سے حدیث لینا "حرام" بیان کرتے ہوئے وہ پوسٹر شائع کر دے۔۔۔

کیا ایسے شخص کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ:

یہ تو محض ناقل ہے، لہذا اس پر کونسا اعتراض؟ اعتراض تو محمد بن یحیی ذہلی پہ ہونا چاہیے؟؟؟

اگر نہیں اور یقینا نہیں تو کیا صحابہ کرام کی شان اللہ کے انبیاء کی شان و عظمت سے بھی بڑھ گئی ہے؟؟؟

کیا صحابہ کے مقام میں حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے مقام سے زیادہ نزاکت ہے؟؟؟

اتنے بڑے بڑے ائمہ و علماء کی پیروی کرتے ہوئے صحابہ کی بے ادبی تو جائز نہیں۔ لیکن

اللہ کے نبی حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی بے ادبی کے لیے بعض اکابر کے ایسے تسامحات جن کا ان سے ثبوت بھی یقینی نہیں۔۔۔ کیا ان کو حجت بنایا جا سکتا ہے۔۔۔؟؟؟

یہ دجال صفت انسان کونسے دین کی تبلیغ کر رہا ہے؟ ہماری رائے کے مطابق یہ شخص سخت گمراہی میں ڈوب چکا ہے اور اب اس کا شمار "دُعَاۃٌ عَلَی بَابِ جَھَنَّمَ" سے ہوتا ہے۔

مزید بر آں:

"سیف العطا" کے تمام مندرجات کی ملک المدرسین استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی کی جانب نسبت مشکوک ہے۔

لہذا: سطورِ بالا میں مذکور گفتگو کے بارے میں حتمی طور پر کہنا ہی غلط ہے کہ یہ گفتگو استاذ العلماء علامہ بندیالوی رحمہ اللہ تعالی ہی کی ہے۔

اور اگر بفرضِ غلط: یہ گفتگو واقعی استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب رحمہ اللہ تعالی ہی کی ہو جب بھی یہ استاذ العلماء رحمہ اللہ تعالی کے تسامحات سے شمار ہو گی۔ اس قسم کی گفتگو کو حجت بناتے ہوئے "گستاخی کی دعوت" نہ دے گا مگر "گمراہ، گمراہ گر، عقل سے عاری، توفیقِ الہی سے محروم"

اللہ جل وعلا اس فتنہ سے امتِ مسلمہ کو نجات عطا فرمائے۔

حررہ

محمد چمن زمان نجم القادری

04 ربیع الاول 1443ھ / 11 اکتوبر 2021ء

امام بندیالوی ؒ کی طرف سے ان کے تلامذہ کو دعوتِ فکر (اب تو بُولو!)

آج کل عوام، بلکہ بعض خواص کا بھی مشائخ کے متعلق رافضیوں اور اہلِ تشیع جیسا عقیدہ ہے، مثلاً آج کل مریدین ومتوسلین کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے مشائخ سے خطا سرزد نہیں ہو سکتی .... حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ قرآن مجید میں ہے قولہ تعالیٰ: وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ. آدم علیہ السلام کو خاص درخت کا میوہ کھانے سے منع فرمایا گیا، لیکن شیطان نے اُن کو پھسلایا اور اُنہوں نے میوہ کھالیا۔ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہو گئی، حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مسجودِ ملائکہ تھے، تو ثابت ہوا کہ مشائخ سے جو رتبہ میں انبیاء علیہ السلام سے بہت کم ہیں، بطریق اَولیٰ خطا سرزد ہو سکتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مشائخ سے خطا سرزد نہیں ہو سکتی تو پھر مشائخ کا رُتبہ انبیاء سے بھی بڑھ گیا جو بالکل غلط ہے۔ .... چنانچہ بندہ کے پیر ومُرشد غوثِ زماں رازیِ دوراں حضرت اعلیٰ گولڑوی قدس سرہٗ اپنی تصنیف "تصفیہ ما بین سُنّی وشیعہ" میں زیرِ تشریح آیہ تطہیر تحریر فرماتے ہیں:

آیۂ تطہیر کا یہ مطلب نہیں کہ یہ پاک گروہ معصوم ہیں اور صدورِ خطا اِن سے ناممکن ہے۔ (ملاحظہ ہو تصفیہ ص ۶۵ طبع اول، مطبوعہ لاہور، سن طباعت ۱۹۶۷ء)

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ جملہ تحریر فرما کر جہاں شیعہ کے بعض عقائدِ باطلہ کا رد کیا، وہاں اپنے اہلِ سنت متوسلین کو بھی بتانا چاہا کہ **اہلِ بیت کے متعلق یہ عقیدہ کسی شیعہ کا تو ہو سکتا ہے، مگر اہلِ سنت کا نہیں ہو سکتا** .... حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا تصریح کے تحت اہلِ بیت (ازواجِ رسول ﷺ اور آلِ عبا علیہم السلام) نہ معصوم ہیں اور نہ یہ کہ اُن سے خطا ونسیان کا صدور ناممکن ہے۔ واضح ہو کہ ازواجِ مطہرات اور آلِ عبا کا قیامت تک آنے والے سلاسلِ طریقت کے تمام شیوخ پر بہ شمول علماء وفقہاء افضل ہونا ایک مجمع علیہ حقیقت ہے، تو جب مذکورہ فاضل طبقہ سے بھی خطا ونسیان کا صدور ناممکن نہیں ٹھہرا تو طبقۂ مفضول یعنی مشائخ وغیرہم سے خطا ونسیان کا صدور بہ طریقِ اَولیٰ ممکن ہوا۔

قارئین! یہاں بہ سلسلۂ احکامِ شرعیہ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم وضاحت بعض کاذب مدعیانِ محبتِ اہلِ بیت کو دعوتِ فکر دیتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

اس طَهُرَهُمْ کے یہ معنی نہیں کہ آلِ کسا علیہم السلام کے لیے جداگانہ احکامِ شرعیہ بھیجے۔ (ملاحظہ ہو تصفیہ ص ۵۶)

یہ لکھ کر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن فاسد العقیدہ لوگوں کے اس خیال کو رد کر دیا، جن کے نزدیک عوام کی شریعت اور ہے اور اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شریعت اور ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ حضرت گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق وعقیدہ کے مطابق شرعی احکام کے اطلاق کی حیثیت میں عام مسلمان اور اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں برابر ہیں۔ جو حکم ایک عام مُسلمان کے لیے، وہی حکم اہلِ بیت کے لیے بھی ہے۔ اب فرمایئے کہ حضرت گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس وضاحتِ شرعیہ کو کیا کوئی سُنّی العقیدہ اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخی پر محمول کرنے کی ناپاک جسارت کر سکتا ہے؟ (215,216,217)

/TheDrJalali /IamDrJalali 09 Oct 2021